سوال

(604) بلی کو قتل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تنگ کرنے والی بلی کو مارنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلی کو قتل کرنا سخت جرم ہے حدیث میں ہے اسی ظلم کی پاداش میں ایک عورت کو جہنم میں داخل کردیا گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے ۔

«عذبت امراة فی ہرة سجنتہا حتی ماتت فدخلت فیہا النار لاہی اطعمتہا وسقتہا اذ جبستہا ولاہی ترکتہا تاکل من خشاش الارض» (المنتہی باب تفقة البہائم)

یعنی ایک عورت کو بلی کے سبب عذاب دیا گیا اس نے اسے قیدی بنائے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی اس کی وجہ سے آگ میں داخل ہوئی اسے روکے رکھا کھانے پینے کو کچھ نہ دیا اور نہ آزاد کیا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاسکے ۔"

نیز گھروں میں کثرت سے آمدورفت کی بناء پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خدام سے تشبیہ دی اور رفع حرج کی بناء پر فرمایا :

«انہا لیست بنجس انما ہی من الطوافین» (رواية الربعة وصحح الترمذي وابن خزيمة)

یعنی ''بلی پلید نہیں یہ تو گھر میں چکر لگانے والوں سے ہے ۔'' علامہ صنعانی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

«والحدیث دلیل علی طہارة الہرة وسورہاوان باشرت نجساوانہ لا تقیید لطہارة فمہا بزمان» (سبل السلام ۱/۲٤)

یعنی "اس حدیث میں دلیل ہے کہ بلی اور اس کا جوٹھا پاک ہے ۔ اگرچہ نجاست سے ملوث ہو چکی ہو اور اس کے منہ کی طہارت کے لیے مدت کی کوئی قید نہیں ۔ بلی کی تمام قباحتوں کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اظہار رفق فرمایا ہے آپ کی اقتدا میں ہمیں بھی حیوانوں سے نرمی کرنی چاہیے ماسوائے چند ان جانوروں کے جن کے قتل کی حل وحرم میں اجازت عام موجود ہے حدیث میں ہے ۔

«ان اللہ تعالیٰ کتب الاحسان علی کل شئی» (رواہ مسلم)

پھر قبیلہ دوس کے ایک صحابی جلیل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی سے پیار و محبت کی بناء پر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے نوازا۔ اس قدر غالب آیا کہ اصل نام اس میں دب کر رہ گیا۔ ملاحظہ ہو۔ (الاصابۃ وغیرہ)

لہذا اپنی جملہ اشیاء کی حفاظت کا خود بندوبست کریں بلی پر ظلم و ستم سے احتراز کریں۔ اور جو ظلم کر چکے ہیں اس کی رب کے حضور معافی کی درخواست کریں۔ اِنَّ اللَّهَ كانَ بِكُم رَحيمًا

ہاں البتہ ایسی خون خوار بلی کو اگر کہیں دور دراز علاقہ میں چھوڑ دیا جائے تو بظاہر اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص878

محدث فتویٰ